باب۔۵۹

خرچ

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ (البقرۃ:۲۵۴)]

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ،(البقرۃ:۲۶۷)]

حدیث ۴۹۸۳: ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے، نبی مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جب مسلمان اپنی بیوی بچوں کی ذات پر کارِ ثواب سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔
راوی: عبداللہ بن یزید انصاریؓ۔

حدیث ۴۹۸۴: ارشادِ نبویؐ ہے، "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی آدم! خرچ کر، میں تیری ذات پر خرچ کروں گا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۹۸۵: رسول اکرمؐ نے فرمایا، "بیواؤں اور مسکین کے لیے محنت اور مزدوری کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے، یا رات کو عبادت کرنے والے، اور دن کو روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۹۸۶: نبی مکرمؐ مکہ میں میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس مال ہے، کیا میں اپنے سارے مال میں وصیت کر دوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، نہیں۔ میں نے پوچھا، نصف مال میں؟ حضورؐ نے فرمایا، نہیں۔ میں نے پوچھا، ثلث مال میں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں ثلث میں کر سکتے ہو، اگرچہ یہ بھی زیادہ ہے۔ اور فرمایا، اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا تمھارے لیے اس سے بہتر ہے کہ انھیں تنگدست چھوڑو اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔۔۔ تم ان کے لیے جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمھارے لیے صدقہ ہے، یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دیتے ہو۔
راوی: عامر بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۵۵۹)۔

حدیث ۴۹۸۷، ۴۹۸۸: آنحضرتؐ نے فرمایا، "سب سے بہتر وہ صدقہ ہے کہ صدقہ دینے والے کی مالداری قائم رہے۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اپنے رشتہ داروں سے

شروع کرو۔ (ایسا نہ ہو کہ) عورت کہے مجھے کھانا دو یا پھر طلاق دو، غلام کہے مجھے کھلاؤ پھر مجھ سے کام لو، اور بیٹا کہے مجھے کھانا کھلاؤ مجھے کس پر چھوڑتے ہو"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۹۸۹: حضرت عمرؓ کا کہنا ہے کہ نبی اکرمؐ بنی نضیر کے درختوں کو بیچ دیتے تھے اور اپنے اہل و عیال کے لیے ایک سال کی خوراک رکھ لیتے تھے۔ راوی: معمرؓ۔

حدیث ۴۹۹۰: (سورۃ الحشر کی آیت ۶ کے تحت اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو بنی نضیر سے ملنے والے مالِ غنیمت میں ایک خاص حق دیا تھا، چناں چہ اس مال کو آنحضورؐ خود پر خرچ کرتے، اپنی بیبیوں کے لیے سال بھر کے خرچ نکالتے اور پھر جو بچتا اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آنحضور کا تاحیات یہی معمول رہا۔۔ ارشادِ نبویؐ ہوا کہ نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ وہ جو بھی مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ چناں چہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں نے اپنے ادوار میں بنی نضیر سے ملنے والی آمدنی سے ازواجِ مطہرات کو ترکہ کے نام پر کچھ نہ دیا): یہ طویل اور مکرر حدیث ہے۔ اس حدیث کی مکمل حاصلات کے لیے دیکھیں حدیث ۳۷۵۵۔ راوی: مالک بن اوسؓ۔

حدیث ۴۹۹۱: (ابوسفیان کی بیوی) ہند بنت عتبہؓ، نبی مکرمؐ کے پاس پہنچیں اور کہا کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے۔ اور پوچھا کہ میں اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں تو کیا کوئی حرج ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، نہیں مگر شرط یہ ہے کہ یہ دستور کے مطابق (یعنی بقدر ضرورت) ہو۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۷۲ اور حدیث ۲۲۹۸)۔

حدیث ۴۹۹۲: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی کمائی سے بغیر اس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُس کو اِس کا آدھا ثواب ملے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۹۹۳، ۴۹۹۴: رسول مکرمؐ نے فاطمہؓ اور مجھ سے فرمایا "جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہو، یہ (عمل) اپنی مدد کے لیے جو تم خادم مانگتے ہو اس سے کہیں زیادہ بہتر ثابت ہو گا"۔۔۔ پھر ہم نے اس کو اپنا معمول بنالیا اور کبھی ترک نہ کیا۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۴۹۹۵: میں نے حضرتہ عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ اپنے اہل و عیال کا کام۔ اور جب اذان کی آواز سنتے تو پھر باہر تشریف لے جاتے۔ راوی: اسود بن یزیدؓ۔

حدیث ۴۹۹۶: (ہند بنت عتبہؓ کے لیے اپنے شوہر کے مال سے خرچ کرنے کے لیے حکم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۴۹۹۱۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۴۹۹۷: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں۔ پھر فرمایا قریش کی عورتیں صالح ہیں جو بچوں پر ان کے بچپن میں شفیق ہیں۔ اور فرمایا وہ اپنے شوہروں کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۴۹۹۸: نبی مکرمؐ کی خدمت میں چند دھاری دار حلے (یمنی جبّہ) تحفے میں آئے۔ میں نے اس کو پہن لیا تو دیکھا کہ آنحضورؐ کے چہرۂ مبارک پر غصہ سا طاری ہو گیا۔ چناں چہ میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث۴۹۹۹: میرے والد کا انتقال ہوا۔ انھوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں۔ میں نے ایک ثیبہ (بیوہ) سے شادی کر لی۔ جب نبی اکرمؐ سے ملا تو آپؐ نے میری شادی کی بابت دریافت فرمایا اور میرے بیوہ سے شادی کرنے کی وجہ پوچھی۔ میں نے بتایا کہ میں چاہتا تھا کہ میری بہنوں کی صحیح طور سے نگہداشت بھی ہو سکے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ تجھے برکت دے اور بھلائی عطا کرے۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۷۷۲)۔

حدیث۵۰۰۰: ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رمضان کے دن اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے، اب اس جرم کا کیا کفارہ ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، غلام آزاد کر۔ کہا، میرے پاس غلام نہیں ہے۔ تو دو مہینے متواتر روزے رکھ۔ کہا، میں نہیں رکھ سکتا۔ حضورؐ نے فرمایا، پھر ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ کہا، میرے پاس یہ بھی نہیں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ کے حکم سے کھجور کا شربت لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا، جا اس شربت کو صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کیا، مدینہ میں کوئی ایسا گھر نہیں جو مجھ سے زیادہ حاجتمند ہو۔ نبی مکرمؐ ہنس پڑے اور فرمایا، تو ہی اس کو کھا لے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۱۴ تا ۱۸۱۶)۔

حدیث۵۰۰۱: میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، یارسول اللہ! ابوسلمہ کے بچوں کو خرچ دینے میں کیا مجھے ثواب ملے گا؟ میں انھیں اس طرح (فقر کی حالت میں) نہیں چھوڑ سکتی، وہ بھی میرے ہی بچے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، ہاں تجھے ثواب ملے گا جو کچھ تو اِن کی ذات پر خرچ کرے گی۔ راوی: امّ سلمہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۵۰۰۰۲: (ہند بنت عتبہؓ کے لیے اپنے شوہر کے مال سے خرچ کرنے کے لیے حکم): یہ مکرر حدیث ہے ۔(دیکھیں حدیث ۲۰۷۲، ۲۲۹۸ اور حدیث ۴۹۹۱۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۵۰۰۰۳: نبی اکرمؐ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپؐ دریافت فرماتے کہ اس نے اپنے دین (قرض) کی ادائیگی کے لیے اتنا مال چھوڑا یا نہیں کہ اس کا دین ادا ہو سکے؟ اگر حضورؐ سے کہا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس کا قرض ادا ہو جائے تو آپؐ اس پر نماز (جنازہ) پڑھتے، ورنہ فرماتے، تم لوگ اپنے بھائی پر نماز جنازہ پڑھ لو۔ جب اللہ نے آپؐ پر فتوحات کھولیں تو آنحضورؐ نے فرمایا، میں مسلمانوں کا خیر خواہ ہوں، اب اگر کوئی مسلم مقروض مر گیا تو اس کا میں ذمہ دار ہوں۔ اور فرمایا، اگر وہ مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۴۵ اور حدیث ۲۱۵۲)۔

حدیث ۵۰۰۰۴: (ارشادِ نبویؐ ہے کہ یہ جائز نہیں کہ دو بہنوں کو ایک وقت میں اپنے نکاح میں رکھیں۔ اسی طرح رضاعی رشتوں کا بھی آپس میں نکاح جائز نہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۷۵۶۔ راوی: حضرتہ امّ حبیبہؓ۔

Siddiqui Publications